

از عدالتِ عظمیٰ

منیجمنٹ آف دند اکرائیہ پروجیکٹ، کورپورٹ

بنام

ورکمین بذریعے بازآبادکاری ایمپلائز یونین و دیگر

تاریخ فیصلہ: 7 جنوری، 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا ل اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹس صاحبان]

لیبر لا:- انڈسٹریل ڈسپوٹس ایکٹ، 1947: دفعہ 2 (j) اور 10 (1) (d) اور (A-2) اور 25-
-FFF

"صنعت" کا دائرہ کار - دند اکرائیہ پروجیکٹ - ملازمین کے تنازعات - حوالہ جات - قرار پایا
کہ: مذکورہ پروجیکٹ صنعت تھا۔ لہذا، تنازعات کا حوالہ، نااہل نہیں۔

برطانی - ادارے کا بند ہونا - دند اکرائیہ پروجیکٹ - پناہ گزینوں کی بحالی اور کام کی تکمیل کے بعد
تحلیل کر دیا گیا۔ اس کے اثاثے اور واجبات متعلقہ ریاستوں کو منتقل کر دیے گئے۔ NMR
کارکنوں کے باقاعدہ انضمام کے لیے روزگار کی کوئی سہولیات موجود نہیں تھیں۔ پروجیکٹ اتھارٹی
اور مرکزی حکومت اپنی بہترین کوششوں کے باوجود NMR کارکنوں کو کسی بھی سرکاری ملازمت یا
پبلک سیکٹر ادارے میں شامل نہیں کر سکی۔ تاہم، انڈسٹریل ٹریبونل نے مذکورہ NMR کارکنوں کو
نو کری سے نہ نکالنے کی ہدایت کی۔ قرار پایا کہ: ایسے حالات میں انڈسٹریل ٹریبونل کی مذکورہ ہدایت
غیر قانونی تھی۔ مذکورہ NMR کارکنان صرف آئی ڈی ایکٹ کی دفعہ 25-FFF کے معاوضے کے
حقدار ہیں۔

برطانی - ادارے کا بند ہونا - حکم امتناعی کا اجرا - بذریعہ ٹریبونل - کارکنوں کو نو کری سے نہیں ہٹانا اور
ان کے لیے کام تلاش کرنا۔ قرار پایا کہ: حکم امتناعی جاری کرنا غیر قانونی ہے۔

الفاظ اور جملے:

"صنعت" - کے معنی - صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 2(j) کے تناظر میں۔

مرکزی حکومت نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 10(d) اور 10(A-2) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے جواب دہندگان کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبات سے پیدا ہونے والے کچھ تنازعات کو عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے صنعتی ٹریبونل کو بھیج دیا۔ انڈسٹریل ٹریبونل نے اپیل کنندہ انتظامیہ کو ہدایت دی کہ وہ پروجیکٹ ختم ہونے کے بعد NMR کارکنوں کو نوکری سے نہ نکالے اور مرکزی حکومت کے بذریعہ ان NMR کارکنوں کو یا تو متعلقہ ریاستی حکومتوں کی مرکزی حکومت کے تحت یا مرکزی حکومت کے پبلک سیکٹر ادارے کے تحت مستقل بنانے کے طریقے اور ذرائع تلاش کریں۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ منصوبہ مرکزی حکومت نے پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کی بحالی کے لیے اپنے خود مختار کام کو انجام دینے کے لیے شروع کیا تھا اور اس لیے یہ منصوبہ 'صنعت' نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں حوالہ نااہل تھا۔ اور یہ کہ پروجیکٹ خود ختم ہونے کے بعد اور اس کے اثاثے اور واجبات متعلقہ ریاستوں کو منتقل ہونے کے بعد وہاں مستقل آسمانیاں موجود نہیں تھیں اور اس لیے NMR کارکنوں کو باقاعدہ بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1.1۔ پروجیکٹ کی سرگرمیوں کی غالب نوعیت اور پروجیکٹ میں کارکنوں کے ذریعے انجام دیے جانے والے فرائض کی نوعیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے یہ ماننا ہوگا کہ دند اکرائیہ پروجیکٹ انڈسٹریل ڈسپوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 2(j) کے معنی میں ایک صنعت ہے اور اس سلسلے میں ٹریبونل کا نتیجہ دستیاب نہیں ہے۔

بنگلور واٹر سپلائی اینڈ سیوریج بورڈ بنام اے راجپا، [1978] 2 ایس سی سی 212، اس

کے بعد آیا۔

1.2۔ پروجیکٹ کے حکام کے ساتھ ساتھ مرکزی حکومت کے مجاز حکام کی طرف سے مخلصانہ اقدامات کیے گئے ہیں اور ان کی بہترین کوششوں اور قائل کرنے کے باوجود متعلقہ قواعد و ضوابط کے پیش نظر اور ان تنظیموں میں موجود صورتحال کے پیش

نظر حکومت کے کسی بھی محکمے یا کسی بھی سرکاری شعبے کے ادارے میں NMR کارکنوں کو شامل کرنا ممکن نہیں ہوا ہے۔ ایسے حالات میں، صنعتی ٹریبونل کی جانب سے پراجیکٹ حکام کو مذکورہ NMR کارکنوں کو نوکری سے نہ ہٹانے اور مرکزی حکومت کے بذریعہ انہیں مستقل بنانے کے طریقے اور ذرائع تلاش کرنے کی ہدایت غیر قانونی ہے۔ مذکورہ NMR کارکنان صرف ایکٹ کی دفعہ 25-FFF کے تحت معاوضے کے حقدار ہیں۔

2. اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد بھی کہ پروجیکٹ ختم ہو چکا ہے زائد ان NMR کارکنوں کے لیے مستقل جذب کے لیے روزگار کی سہولیات موجود نہیں ہیں، ٹریبونل نے ہدایت جاری کی کہ پراجیکٹ حکام NMR کارکنوں کے لیے کام تلاش کریں جو 240 دنوں سے مسلسل پروجیکٹ میں کام کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان NMR کارکنوں کے مفاد میں جنہوں نے پروجیکٹ حکام کے ساتھ کافی وقت گزارا ہے، ان کے مستقلی سے جذب ہونے کے امکانات کو تلاش کیا جانا چاہیے۔ لیکن اس طرح کے امکان کو تلاش کرنے کے بعد بھی اگر متعلقہ حکام اپنی کوشش میں ناکام ہو جاتے ہیں، تو عدالت کے لیے اس سلسلے میں حکم امتناعی جاری کرنا مناسب نہیں ہوگا اور اس طرح ٹریبونل متنازعہ ہدایت جاری کرنے میں مکمل طور پر غلطی پر تھا۔ اس عدالت کی عبوری ہدایت کے مطابق متعلقہ حکام نے کسی بھی سرکاری شعبے کے ادارے یا متعلقہ ریاستی حکومتوں میں NMR کے جذب ہونے کے امکان کو تلاش کیا، اور یہ کوشش مخلصانہ تھی اور پھر بھی حکام ان NMR کارکنوں کو مستقلی سے شامل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ایسے حالات میں یہ ماننا پڑتا ہے کہ ان NMR کارکنوں کو مستقل بنانے کے لیے ٹریبونل کی طرف سے جاری کردہ ہدایت قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم تھی۔

جی گووندراجو لو بنام اے پی اسٹیٹ کنسٹرکشن کارپوریشن لمیٹڈ و دیگر، [1986] ضمنی ایس سی سی 651، قابل اطلاق نہیں۔

ایلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 22-23، سال 1997۔

او جے سی نمبری 90/2502 اور 82، سال 1991 میں اڈیسہ عدالت عالیہ کے مورخہ 2.295 کے فیصلے اور حکم سے۔

وی آر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، تارا چندر شرما، اور پی پر میٹھورن اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندگان کے لیے مس اندراجے سنگھ، راج کمار گپتا، راجیش، ایچ پی شرما اور بی بی داس۔

عدالت کا فیصلہ پٹنائک، جسٹس کی طرف سے سنایا گیا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل صنعتی تنازعات مقدمہ نمبر 13، سال 1988 میں صنعتی ٹریبونل، بھونیشور کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور او جے سی نمبر 2502، سال 1990 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس کے تحت اڑیسہ عدالت عالیہ نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے صنعتی ٹریبونل کے فیصلے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اگرچہ ایوارڈ کا تعلق مطالبے کی مختلف اشیاء سے ہے لیکن اس اپیل میں مسٹر ریڈی، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے اپنی درخواست کو ٹریبونل کی NMR 425 کارکنوں کو مستقل بنانے کی ہدایت تک محدود کر دیا جو ورکرز یونین کے آئٹم نمبر 1 اور 3 تھے۔

حکومت ہند نے وزارت محنت میں صنعتی تنازعات ایکٹ کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (d) اور دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) (a) کے تحت انہیں دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے تنازعہ کو صنعتی ٹریبونل کے ذریعے عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے درج ذیل اثر سے بھیجا:

"کیا دند اکرا نیہ پروجیکٹ، کوراپٹ کے انتظام کی باز آباد کاری ملازمین کی یونین کی طرف سے اٹھائے گئے درج ذیل مطالبات جائز ہیں، اگر ایسا ہے تو، متعلقہ مزدور کس راحت کے حقدار ہیں اور کس تاریخ سے۔"

مطالبات نمبر 1 اور 3 جن سے ہمارا تعلق ہے وہ درج ذیل ہیں:

"1. 240 دن مکمل ہونے کے بعد 1958 سے کام کرنے والے تمام حاضری رجسٹر کارکنوں کو اس طرح کے مستقلی کے تمام نتائج کے ساتھ مستقل کرنا۔

3. دند اکرانیہ پروجیکٹ کے تمام کارکنوں کی برطرفی کو روکنا اور مرکزی حکومت کے اضافی سیل کے بذریعے دیگر مرکزی حکومت کی تنظیموں میں ان کے مستقل ہونے کے بعد تمام حاضری رجسٹر کارکنوں کو ضم کرنا جیسا کہ دند اکرانیہ پروجیکٹ کے مستقل ملازمین کے معاملے میں کیا جاتا ہے۔"

اپیل کنندہ انتظامیہ نے ٹریبونل کے سامنے موقف اختیار کیا کہ حوالہ خود نااہل تھا کیونکہ دند اکرانیہ پروجیکٹ کوئی صنعت نہیں ہے۔ جہاں تک NMR کارکنوں کے مطالبات کا تعلق ہے، انتظامیہ نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ منصوبہ خود ختم ہو چکا ہے اور اس منصوبے کو مزید جاری رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو حکومت ہند نے پاکستان سے آنے والے مہاجرین کی بازآبادکاری کے لیے انسانی ہمدردی پر غور کرتے ہوئے شروع کیا تھا۔ NMR کارکنوں کو مستقل بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری طرف یونین نے موقف اختیار کیا کہ انتظامیہ کی یہ درخواست کہ NMR کارکنوں کے لیے کوئی کام دستیاب نہیں ہے درست نہیں ہے اور اس طرح NMR کارکنوں کو کئی تعمیراتی اور آبپاشی کے کاموں میں ملازم رکھا جا رہا ہے اور اس لیے پراجیکٹ حکام کی ذمہ داری ہے کہ وہ 1950 سے کام کرنے والی ملازمت کو مستقل بنائیں۔ انڈسٹریل ٹریبونل نے انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے دونوں تنازعات کو خارج کر دیا اور فیصلہ دیا کہ یہ منصوبہ ایک صنعت ہے۔ اس نے مزید کہا کہ NMR 425 ملازمین کو مستقل بنانے کا دعویٰ جائز ہے اور انہیں نوکری سے نہیں نکالا جائے گا اور حکومت ہند کے بذریعے پراجیکٹ حکام کو انہیں مرکزی حکومت یا متعلقہ ریاستی حکومتوں یا مرکزی حکومت کے پبلک سیکٹر ادارے کے تحت مستقل بنانے کے طریقے اور ذرائع تلاش کرنے چاہئیں۔ جب ٹریبونل کے ایوارڈ کو چیلنج کرتے ہوئے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی گئی تو معزز عدالت عالیہ نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ ایوارڈ میں ایسا کوئی قانونی سقم موجود نہیں ہے جسے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیاراتِ رٹ کی مشق کرتے ہوئے امرِ تصحیح کے ذریعے درست کیا جاسکے؛ لہذا، انتظامیہ کی جانب سے دائر کردہ رٹ پٹیشن خارج کر دی گئی

اپیل گزار کی طرف سے پیش ہوئے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مسٹروی آر ریڈی کا موقف ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کی بازآبادکاری کے لیے شروع کیا گیا بازآبادکاری منصوبہ حکومت کے خود مختار کام کی انجام دہی میں تھا اور اس لیے اسے ایک صنعت نہیں مانا جاسکتا اور اس کے نتیجے میں نہ تو حوالہ مجاز تھا اور نہ ہی ٹریبونل کو ملازمین کی یونین کی طرف

سے اٹھائے گئے مطالبات کی جانچ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار تھا۔ مسٹر ریڈی کے مذکورہ دلیل کا جائزہ لینے کے بعد، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے ریکارڈ پر موجود مواد اور کارکنوں کے ذریعے انجام دیے جانے والے فرائض کی نوعیت کا جائزہ لیا اور بنگلور واٹر سپلائی مقدمہ میں اس عدالت کے فیصلے کے پیش نظر ہمارے لیے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل کے ذریعے اٹھائے گئے دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے۔ پروجیکٹ کی سرگرمیوں کی غالب نوعیت اور پروجیکٹ میں کارکنوں کے ذریعے انجام دیے جانے والے فرائض کی نوعیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہماری رائے ہے کہ دند اکرا نیہ پروجیکٹ انڈسٹریل ڈسپوٹس ایکٹ کے دفعہ 2(j) کے معنی میں ایک صنعت ہے اور اس سلسلے میں ٹریبونل کا نتیجہ دستیاب نہیں ہے۔

اس کے بعد ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل نے دعویٰ کیا کہ یہ منصوبہ پاکستان سے آنے والے پناہ گزینوں کی بحالی کے محدود مقصد کے لیے تھا اور مذکورہ مقصد حاصل ہو چکا ہے اور اس منصوبے کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس کے اثاثے اور واجبات ریاست اڑیسہ اور ریاست مدھیہ پر دیش کو منتقل کر دیے گئے ہیں، وہاں پراجیکٹ حکام کے پاس مستقل عہدے موجود نہیں ہیں تاکہ NMR 425 کارکنوں کو مستقل بنانے کے سوال پر غور کیا جاسکے اور اس لیے اس سلسلے میں ٹریبونل کا حتمی نتیجہ قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم ہے۔

دوسری طرف مدعا علیہ کارکنوں کی طرف سے پیش سینئر وکیل محترمہ اندراجے سنگھ نے زور دے کر دلیل دی کہ ان NMR کارکنوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ پروجیکٹ کے تحت خدمات انجام دینے میں گزارا ہے، یہ پروجیکٹ حکام یا حکومت ہند کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کارکنوں کو حکومت ہند کے کچھ محکموں یا کسی بھی پبلک سیکٹر اداروں میں شامل کریں اور اس لیے ٹریبونل کی متنازعہ ہدایت مکمل طور پر جائز ہے۔ فاضل سینئر وکیل نے مزید زور دے کر کہا کہ پروجیکٹ میں بھی کافی خالی آسامیاں موجود ہیں جن کے خلاف ان NMR کارکنوں کو مستقل بنایا جاسکتا ہے اور اس لیے اپیل کنندہ یہ دعویٰ کرنا جائز نہیں ہے کہ ان NMR کارکنوں کو مستقل بنانے پر غور کرنے کے لیے کوئی خالی آسامیاں موجود نہیں ہیں۔

حریف عرضیوں کی درستگی کا جائزہ لینے سے پہلے یہ نوٹ کرنا مناسب ہو گا کہ جب یہ معاملہ اس عدالت کے سامنے آئی تو عدالت نے اپیل کنندہ سے کہا تھا کہ وہ NMR 425 ملازمین کو حکومت ہند کے کسی دوسرے پروجیکٹ یا متعلقہ ریاستی حکومتوں میں ایڈجسٹ کیے جانے کے امکان کو تلاش

کرے۔ مذکورہ ہدایت ٹریبونل کی طرف سے دی گئی ہدایت کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے دی گئی تھی۔ اس عدالت کی مذکورہ ہدایت کے مطابق اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ حکومت ہند نے کسی بھی دوسرے پروجیکٹ میں NMR کارکنوں کو مستقل بنانے کے امکانات تلاش کرنے کے لیے کچھ اقدامات کیے اور ایک تفصیلی بیان حلفی دائر کیا گیا ہے جس میں مرکزی حکومت کی طرف سے ان NMR کارکنوں کو حکومت ہند کے کسی دوسرے محکمے یا کسی بھی سرکاری شعبے کے ادارے میں باقاعدگی سے شامل کرنے میں ناکامی کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ حکومت ہند کی جانب سے دائر حلف نامے کو دیکھنے کے بعد ہم مطمئن ہیں کہ پروجیکٹ کے حاکم کے ساتھ ساتھ حکومت ہند کے مجاز حکام کی طرف سے باضابطہ اور مخلصانہ اقدامات کیے گئے ہیں اور ان کی بہترین کوششوں اور قائل کرنے کے باوجود متعلقہ قواعد و ضوابط کے پیش نظر اور ان تنظیموں میں موجود صورتحال کے پیش نظر حکومت کے کسی بھی محکمے یا کسی بھی سرکاری شعبے کے ادارے میں 425 NMR بذریعہ رکنوں کو شامل کرنا ممکن نہیں ہوا ہے۔ معاملے کے اس تناظر میں واحد سوال جس پر اس عدالت کے ذریعے غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ کیا ان حالات میں ٹریبونل کی متنازعہ ہدایت قانون کے لحاظ سے بالکل پائیدار ہے۔

ٹریبونل ریکارڈ پر موجود شواہد پر تفصیلی بحث کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ:

(a) اس وقت ڈی ڈی اے کے ملازمت میں 425 NMR ملازمین ہیں جن کے لیے مستقل طور پر جذب کرنے کے لیے کافی کام نہیں ہے۔

(b) دند اکرا نیہ ڈیولپمنٹ اتھارٹی ختم ہونے کے عمل میں ہے کیونکہ اس نے پروجیکٹ کے علاقے میں بے گھر افراد کی بحالی کے اپنے کام میں مقابلہ کیا ہے۔

(c) پروجیکٹ کے اثاثے ڈی ڈی اے کے ذریعے متعلقہ ریاستوں یعنی مدھیہ پردیش اور اڑیسہ کی ریاستی حکومتوں کو منتقل کر دیے گئے ہیں۔

(d) 425 ملازمین کئی سالوں سے اس پروجیکٹ میں کام کر رہے ہیں اور ان میں سے زیادہ تر کہیں اور نیا روزگار حاصل کرنے کے اہل نہیں ہوں گے۔

(e) ان کی طرف سے کی گئی تحریک کے بعد وصول کیے گئے تمام ملازمین کو مستقل بنایا گیا جبکہ NMR ملازمین کو مستقل نہیں کیا گیا۔

(f) NMR ملازمین کے بڑے حصے کے پاس پروجیکٹ میں کوئی کام نہیں ہے حالانکہ ریاستی حکومتوں کی طرف سے متعلقہ ریاستی حکومت کے تحت جن کاموں میں وہ مصروف تھے وہ جاری ہیں، انہیں کاموں کے ساتھ نہیں لیا گیا۔

اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد بھی کہ پروجیکٹ ختم ہو چکا ہے زائد ان NMR کارکنوں کے لیے مستقلی جذب کے لیے روزگار کی سہولیات موجود نہیں ہیں، ٹریبونل نے ہدایت جاری کی کہ پروجیکٹ حکام NMR کارکنوں کے لیے کام تلاش کریں جو 240 دنوں سے مسلسل اس پروجیکٹ میں کام کر رہے ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ اس منصوبے کو ختم کر دیا گیا ہے اور اس کے اثاثے اور واجبات ریاست اڑیسہ اور ریاست مدھیہ پردیش کو منتقل کر دیے گئے ہیں لیکن اس عدالت کے ایک عبوری حکم کی وجہ سے 425 NMR کارکن خالی بیٹھے ہیں اور انہیں ماہانہ 1.50 لاکھ روپے کی اجرت مل رہی ہے جو بلاشبہ سرکاری خزانے پر ایک غیر ضروری مالی دباؤ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان NMR کارکنوں کے مفاد میں جنہوں نے پروجیکٹ حکام کے ساتھ کافی وقت گزارا ہے، باقاعدگی سے ان کے جذب ہونے کے امکانات کو تلاش کیا جانا چاہیے لیکن اس طرح کے امکانات کو تلاش کرنے کے بعد بھی اگر متعلقہ حکام اپنی کوشش میں ناکام رہے تو ہماری رائے میں عدالت کے لیے اس سلسلے میں حکم امتناعی جاری کرنا مناسب نہیں ہو گا اور اس طرح ٹریبونل اعتراض شدہ ہدایت جاری کرنے میں مکمل طور پر غلطی پر تھا۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، جب کہ یہ معاملہ اس عدالت میں اس عدالت کی عبوری ہدایت کے مطابق زیر التوا تھا، متعلقہ حکام نے ان NMR کارکنوں کو مرکزی حکومت کے تحت یا کسی پبلک سیکٹر ادارے کے تحت یا اڑیسہ اور مدھیہ پردیش کی متعلقہ ریاستی حکومتوں میں ضم کرنے کے امکان کو تلاش کیا لیکن بیان حلفی دائر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے

کہ وہ ان NMR کارکنوں کو باقاعدگی سے ضم کرنے کی کوشش میں کیسے ناکام رہے اور ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ یہ کوشش مخلصانہ تھی اور پھر بھی حکام ان NMR کارکنوں کو باقاعدگی سے ضم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

محترمہ اندراجے سنگھ، فاضل سینئر وکیل، تاہم، اپنی دلیل کے دوران جی گووندراجو لو بنام آندھرا پردیش اسٹیٹ کنسٹرکشن کارپوریشن لمیٹڈ ودیگر (1986) ضمنی عدالت عظمیٰ کے مقدمات 651 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا جس میں اس عدالت نے ریاست آندھرا پردیش کو آندھرا پردیش اسٹیٹ کنسٹرکشن کارپوریشن لمیٹڈ کے ملازمین کو شامل کرنے کی ہدایت جاری کی تھی جس کی خدمات کارپوریشن کے بند ہونے کی وجہ سے ختم ہو گئی تھیں۔ لیکن مذکورہ معاملے میں نہ تو قانون کے کسی سوال پر کوئی بحث ہوئی ہے اور نہ ہی کسی ایسے حالات کا اشارہ دیا گیا ہے جس کے تحت ہدایت دی گئی تھی۔ یہ موقف ہونے کی وجہ سے مذکورہ بالا فیصلہ ان تمام صورتوں میں عالمگیر اطلاق کا نہیں ہو سکتا جہاں پروجیکٹ بند ہوا ہو جس کے نتیجے میں ملازمین کو برطرف کیا گیا ہو۔ صنعتی تنازعات ایکٹ کے تحت اگر کوئی صنعت بند ہو جاتی ہے تو اس کے ملازمین صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 25 (fff) کے تحت فراہم کردہ معاوضے کے حقدار ہیں۔ یونین کی جانب سے اس اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ایک اسکیم تیار کی گئی ہے جس میں معاوضے کے طور پر 100 ماہ کی مکمل تنخواہ طلب کی گئی ہے، اس اسکیم کو سنہری مصافحہ اسکیم کہا جا رہا ہے، لیکن یہاں تک کہ مذکورہ اسکیم بھی ناقابل عمل پائی گئی اور متعلقہ وزارت نے ایک بیان حلفی دائر کیا جس میں مذکورہ اسکیم کو نافذ نہ کرنے کی وجوہات بتائی گئی ہیں۔ اس تسلیم شدہ موقف پر کہ دنداکرانیہ پروجیکٹ 1990 سے مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے اور ان NMR کارکنوں کو دوسری صورت میں نوکری سے نکال دیا جاتا لیکن اس عدالت کے عبوری حکم کے لیے جس کے نتیجے میں پروجیکٹ حکام ان کارکنوں کو ہر ماہ 1.50 لاکھ روپے ادا کر رہے ہیں، انہیں کسی بھی کام میں لگائے بغیر، ہم سمجھتے ہیں کہ اسکیم کے لحاظ سے معاوضہ ادا کرنے کی کوئی بھی ہدایت انصاف کے مفاد میں نہیں ہوگی۔ تاہم، صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 25 (fff) کے تحت تصور کردہ منصوبے کے بند ہونے کی وجہ سے کارکن اپنے جائز واجبات کے حقدار ہوں گے۔

ان حالات میں ہم یہ مانتے ہیں کہ ٹریبونل کی طرف سے 425 NMR کارکنوں کو مستقل بنانے کے لیے جاری کردہ ہدایت قانون کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر مستحکم ہے اور ہم اسی کے

مطابق اسے کالعدم قرار دیتے ہیں۔ عدالت عالیہ نے ٹریبونل کی مذکورہ ہدایت میں مداخلت نہ کرنے میں غلطی کی۔ صنعتی ٹریبونل کا فیصلہ، جہاں تک اس کا تعلق NMR425 کارکنوں سے ہے، اسی کے مطابق الگ کر دیا گیا ہے اور ہمارا ماننا ہے کہ یہ NMR کارکنان صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 25 (fff) کے تحت فراہم کردہ معاوضے کے حقدار ہونے چاہئیں۔ ان NMR کارکنوں کے سلسلے میں اس عدالت کی طرف سے منظور کردہ عبوری حکم نامہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ لیکن ان حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوں گے۔

اپیلیں منظور کی گئی۔